بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

- دار العلوم دیوبند کا صد سالہ تعلیمی جشن
- پابہ زنجیر بھٹو

دار العلوم دیوبند سے شائع ہونے والے پندرہ روزہ عربی جریدہ "الداعی" کے تازہ شمارہ کے مطابق دار العلوم کے مہتمم حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ نے مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند کے اجلاس جولائی کے اہم قرار داد کی روشنی میں اعلان فرمایا کہ دار العلوم دیوبند کا صد سالہ تعلیمی جشن اگلے سال نومبر ۱۹۷۸ء میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دار العلوم کے اس صد سالہ اجتماع اور عظیم الشان تعلیمی جشن کے انعقاد کا ایک عرصہ سے چرچا ہے۔ اکابر دار العلوم چاہتے ہیں کہ جس طرح خداوند قدوس نے دار العلوم کو پورے عالم اسلام میں ایک منفرد دینی اور تعلیمی مقام دیا ہے اور جس کے فیوضات وبرکات سے پورا عالم فیضیاب ہو رہا ہے۔ اس کے سو سال پورے ہوجانے پر ایک ایسا تعلیمی اور دینی اجتماع منعقد کرایا جائے۔ جو اپنے دینی علمی اور اجتماعی فوائد کے لحاظ سے بھی اپنی مثال آپ ہو۔ اس اجتماع کے ذریعہ عالم اسلام اور دنیا کے کسی حصہ میں بھی اسلامی علوم وفنون سے تعلق رکھنے والے ممتاز سکالر، محققین اور دینی زعماء کو ایک جگہ مل بیٹھنے کا موقع مل جائے اور وہ عالم اسلام کو درپیش تہذیبی، معاشرتی، تعلیمی اور دینی مسائل پر غور وفکر کر سکیں خود دار العلوم دیوبند ایک تاریخ ہے۔ اس سے وابستہ علماء ومشائخ اور زعماء ملک وملت مصنفین واہل قلم دنیا بھر بالخصوص پاکستان اور بھارت میں اسلامی حلقوں میں مرکزی اور قائدانہ مقام رکھتے ہیں۔ ان میں سے کئی ہزار تو وہ بلند پایہ فضلاء دار العلوم ہیں۔ جن کے علم وفضل سے ایک دنیا سیراب ہو رہی ہے۔ اور اب دار العلوم دیوبند اپنے ان قابل فخر سپوتوں کو دستار فضیلت عطا فرمانے کی شکل میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہے۔

ان چند درچند وجوہ کے لحاظ سے مستقبل میں منعقد ہونے والے اس تعلیمی جشن اور برصغیر میں پچھلے ایک سو سال سے اسلام کی فکری، علمی اور ثقافتی نمائش کے پیش نظر اثرات نہ صرف بھارت مسلم اقلیت اور پاکستان کے علمی وفکری حلقوں کیلئے نہایت دوررس ثابت ہوں گے۔ بلکہ پورے عالم اسلام کیلئے اس اجتماع کا وجود باعث خیر وبرکت ہوگا۔ اس ضمن میں اجتماع کی انتظامیہ نے شایان شان انتظامات

کیلئے بڑے وسیع پیمانہ پر منصوبے مرتب کئے ہیں۔ اور دارالعلوم کے رئیس مولانا قاری محمد طیب صاحب نے پورے عالم اسلام کے سربراہوں سے بھی مراسلت شروع فرمائی ہے۔ پاکستان کے علمی اور فکری حلقوں اور دیوبند سے وابستہ مدارس عربیہ اور علماء و مشائخ کا ذہنی روحانی اور تعلیمی لحاظ سے اس اجتماع سے دلچسپی کسی طرح بھی بھارتی مسلمانوں سے کم نہیں۔ کیونکہ دیوبند ایک تحریک اور ایک مکتب فکر ہے اور پاکستان کے ہزاروں علماء و مشائخ اس مکتب فکر سے وابستہ ہیں وہ اپنے مادر علمی کی اس اہم ترین صدسالہ علمی تقریبات میں شمولیت کے لئے بے تاب ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ اس تقریب میں شرکت کیلئے دیوبند جانا چاہیں گے۔ جہاں وہ برصغیر کی سوسالہ تعلیمی جدوجہد اور اس کی برکات کی تاریخ ایک کھلی اور زندہ کتاب کی شکل میں دیکھ سکیں۔ اس میں ایک سال سے بھی کم عرصہ میں ضروری ہے کہ ابھی سے مناسب اور ضروری انتظامات کر لئے جائیں۔

پاکستان میں پچھلے سال قاری محمد طیب صاحب کی صدارت میں کراچی میں چیدہ ترین علماء و فضلاء دیوبند کا اس سلسلہ میں ایک اجتماع ہوا تھا۔ اور مرحوم مفتی اعظم مولانا محمد شفیع صاحب کے مکان پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جو صدسالہ اجتماع کے سلسلہ میں مناسب امور پر بروقت کارروائی کرے۔ حضرت مفتی صاحب کے وصال کے بعد معلوم نہیں کہ کمیٹی کی کیا حیثیت ترکیبی ہے۔ اور وہ اس سلسلہ میں کیا کچھ کارروائی کر رہی ہے۔ بہرحال اب بھی وقت ہے۔ کہ مناسب انتظامات کیلئے علماء دیوبند احباب اپنا عام ابنائے اور ابناء دارالعلوم اور وابستگان دیوبند کو اس میں شمولیت کے مواقع فراہم ہونے کیلئے احباب سطح پر کارروائی کریں۔ اور دونوں حکومتوں سے اس سلسلہ میں روابط قائم کئے جائیں۔ تاکہ عین موقع پر بین الممالک رکاوٹوں کی وجہ سے محروم نہ ہونا پڑے۔ جیساکہ دو سال قبل برصغیر کے دوسرے ممتاز علمی مرکز ندوۃ العلماء کے تعلیمی جشن کے موقع پر ہوا۔ اور پاکستان میں موجود ہزاروں ندوی علماء اور ارباب فکر و قلم میں سے کوئی اس میں شریک نہ ہوسکا۔

ہمیں امید ہے۔ کہ بھارت کی نئی حکومت بھی اس اجتماع کو اپنے لئے کوئی خطرہ نہیں بلکہ اپنی ساکھ اور شہرت کیلئے مفید سمجھے گی۔ اس لئے کہ اس تعلیمی اجتماع کا ملکی سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اس کا انعقاد خالص علمی اور فکری بنیادوں پر ہو رہا ہے۔

ہماری دعا ہے۔ کہ حق تعالیٰ اس اجتماع کے انعقاد کیلئے بہتر سے بہتر اسباب مہیا فرمادے۔ اور نہ صرف عالم اسلام بلکہ پوری انسانیت کیلئے یہ اجتماع روحانی، علمی اور معاشرتی برکات کا باعث ہو۔ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں یہ تعلیمی جشن نمایاں کردار ادا کرسکے۔

———★———

پابہ زنجیر بھٹو

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو قتل کے ایک کیس میں اس وقت پابجولاں ہیں۔ اور دیگر کئی مقدمات میں بھی عدالتیں انہیں بلا رہی ہیں۔ ایک عبرت عام کی کیفیت ہے۔ وہ شخص جو اپنی رعونت، تمکنت اور آمریت کے گھمنڈ میں کوس لمن الملک بجا رہا تھا۔ آج اس کا وجود تماشائے عالم بن کر درس عبرت دے رہا ہے۔ قدرت کے قوانین احتساب کتنے اٹل ہوتے ہیں۔ دیر بھی ہوتی ہے۔ تو مکافات کی بنا پر اور استدراج کی تکمیل کے بعد مکافات کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ ان بطش ربک لشدید۔ آج وہی بھٹو ہیں اور اس کے انصار و اعوان مگر تاریخ کا بے درد ردعمل شروع ہو چکا ہے۔ اخبارات و جرائد کا ہر صفحہ ان کے شرمناک ظالمانہ اور حیا سوزانہ کردار کے وہ وہ مناظر دنیا کے سامنے لا رہا ہے۔ کہ شرافت سر پیٹ کر رہ گئی ہے۔ حقائق سامنے ہیں۔ اور اسرار ظاہر ہو گئے ہیں۔ قیامت سے پہلے ہی اس عالم میں ایک قیامت کا انکار کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ یوم تبلی السرائر فما له من قوة ولا ناصر ـــ اس روز سارے بھید اور خفیہ اعمال کھل کھل کر سامنے آئیں گے۔ پھر نہ تو ان کے پاس اپنی مدافعت کی قوت ہوگی۔ اور نہ کوئی مددگار ہوگا۔

اعمال و کردار کے ان سیاہ اعمالناموں کو دیکھ دیکھ کر سب خود اور ان کے وزراء و اعیان قیامت سے پہلے آج چیخ رہے ہیں کہ۔ مال هذا الكتاب لا يغادر صغيرة ولا كبيرة الا احصاها۔ ارے ان فائلوں میں تو ہمارا ہر چھوٹا بڑا گناہ موجود ہے۔ کوئے بعیدی گواہ بن گئے ہیں۔ اور جرائم کے بڑے بڑے فرد جرائم عائد ہوتے جا رہے ہیں۔ ابھی چند ماہ قبل کیا ظلم و فساد تھا، کیا رعونت تھی، کیا طنطنہ اور فرعونیت تھی وہ سب کچھ کہاں گیا۔ آئیے۔ قوانین عروج و زوال کی ابدی صداقتوں کی امین ـــ الکتاب الکریم ـــ میں سے اس کا جواب سن لیں ـــ کم ترکوا من جنّٰت و عیون ○ و زروع و مقام کریم ○ و نعمة کانوا فیها فٰکهین ○ کذلک و اورثنٰها قوماً آخرین، فما بکت علیهم السماء والارض وما کانوا منظرین ○ ولقد نجّینا بنی اسرائیل من العذاب المهین ○ من فرعون انه کان عالیاً من المسرفین۔ (الدخان) "یہ لوگ کتنے ہی باغات، نہریں، کھیتیاں اور عمدہ عمدہ مکانات، عزت و وجاہت کے مناصب اور محافل ... عیش و عشرت کے سامان چھوڑ بیٹھے جن میں مزے اڑایا کرتے تھے اور جب ہم نے دوسرے لوگوں کو ان کا وارث بنا دیا تو نہ تو ان پر آسمان رویا نہ زمین (نہ عالیہ نے خون کے آنسو بہائے نہ [illegible] آنسو بہایا) اور نہ انہیں مہلت ملی۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ذلت ناک عذاب سے نجات دی۔ واقعی وہ بڑا سرکش اور حد سے باہر نکل گیا تھا۔"

ـــ ان فی ذلک لعبرةً لمن یخشیٰ۔

واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل۔

سمیع الحق